يا أيها الذين آمنوا لا تتخذوا اليهود والنصارى أولياء بعضهم أولياء بعض ومن يتولهم منكم فإنه منهم

مجھے بتا تو سہی
اور کافری کیا ہے؟

شیخ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ "الولاء والبراء"

ادارہ حطین

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ

سلسلہ "الولاء والبراء"

ادارۂ حطین

نامِ کتاب	مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟
نامِ مؤلف	شیخ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ
تعداد	۵۰۰۰
تاریخِ اشاعت	شعبان ۱۴۳۰ھ
ناشر	ادارۂ حطین
قیمت	

پیش لفظ

کفر اور کافروں سے دشمنی اور اہلِ ایمان سے وفاداری کا سبق ہمیں کتاب اللہ نے دیا ہے۔لیکن صد افسوس کہ آج اس سبق کو بالکلیہ فراموش کردینے والوں کی کمی نہیں۔متاعِ دنیا کے لیے اپنا ایمان بیچ دینے کی یہ روایت کہاں سے چلی،اس کے بیان کا یہ موقع نہیں۔لیکن ماضی میں افراد ایمان فروشی کرتے تھے،اب پورے پورے لشکر چند ٹکوں کے عوض بک جاتے ہیں۔اگر صلیبیوں کی اتحادی (نا) پاک فوج،امریکی ڈالروں کی خاطر مسجد و مدرسہ کی حرمت پامال کرنے سے نہیں چوکتی تو یہ کوئی مقامِ حیرت نہیں کیونکہ اس سے قبل انھی کے بے ننگ و نام اسلاف نے پندرہ روپے ماہوار کی خاطر کعبہ پر گولیاں برسائی تھیں۔آیئے کفر کی وفادار سپاہ کا حقیقی چہرہ پہچانئے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:"**ومن یتولھم منکم فانه منھم**"۔شیخ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ خلافتِ عثمانیہ کی طرف سے مصر کے قاضی مقرر تھے۔جب مصر پر برطانیہ کی صلیبی فوج نے حملہ کیا تو شیخ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ نے صلیبی فوج کا ساتھ دینے والوں کو کافر قرار دیا۔جو لوگ آج امریکی و مغربی صلیبیوں کا ساتھ دے رہے ہیں،انھیں چاہئے کہ اس فتوے کی روشنی میں خود کو جانچ لیں۔یاد رہے کہ برطانیہ کے لیے مصر پر قبضے کا ''اعزاز'' رائل انڈین آرمی کے (کلمہ گو) فوجیوں کے حصے میں آیا تھا۔

مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

’’(مسلمانوں کے خلاف جنگ میں) انگریزوں کے ساتھ کسی بھی نوعیت کا تعاون چاہے وہ کم ہو یا زیادہ، دین سے ارتداد اور کفر ہے۔ جس کے بارے میں کوئی عذر یا تاویل قبول نہیں کی جائے گی۔ چاہے اس تعاون کی بنیاد احمقانہ عصبیت اور اندھی سیاست ہی کیوں نہ ہو۔ یہ منافقانہ طرزِ عمل ہے چاہے اس کے مرتکب افراد ہوں، حکومتیں ہوں، یا سربراہان ہوں۔ ان سب پر کفر اور ارتداد کا حکم چسپاں ہوگا سوائے اس کے کہ کسی نے جہالت یا غلطی کی بنا پر اس کا ارتکاب کیا ہو اور اصل صورتِ حال جان لینے کے بعد تائب ہو کر اہلِ ایمان کے ساتھ شامل ہو جائے۔ ایسے افراد کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بخشش کی امید ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے مخلص ہو جائیں اور سیاست اور انسانوں کی خوشی و ناخوشی سے بے نیاز ہو جائیں۔

میں نے انگریزوں کے ساتھ تعاون اور ان کے خلاف جنگ سے متعلق مسائل اور احکام کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے جس سے عربی زبان سے آشنا کسی بھی طبقۂ فکر اور کرہ ارضی کے کسی بھی گوشے سے تعلق رکھنے والے مسلمان بخوبی استفادہ کر سکتے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ ان احکام کو پڑھنے کے بعد مزید کسی دلیل کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اس حوالے سے اہلِ فرانس کا معاملہ بھی وہی ہے جو برطانویوں کا ہے۔ اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کی دشمنی میں اہلِ فرانس برطانیہ والوں سے کسی بھی طرح سے کم نہیں، بلکہ کچھ بڑھے ہوئے ہیں۔ دنیا میں جہاں جہاں بھی ان کو اقتدار اور نفوذ حاصل ہے یہ مسلمانوں کے خلاف اندھی دشمنی اور عصبیت رکھتے ہیں۔ جگہ جگہ انھوں نے مسلمانوں کا قتل عام کیا، ایسے ایسے جرائم کئے کہ جن کے سامنے انگریزوں کے جرائم اور درندگی ماند نظر آتے ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ تعلقات کے بارے میں بھی وہی احکام ہیں جو انگریزوں کے ساتھ تعلقات کے ضمن میں ہیں۔ کرۂ ارض کے کسی بھی گوشہ سے تعلق رکھنے والے مسلمان کے لئے ان کے ساتھ تعاون جائز نہیں، ان کا خون اور ان کے اموال مسلمانوں کے لیے حلال ہیں۔

ان کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعاون کرنے پر بالکل وہی احکام لاگو ہوں گے جو انگریزوں کے ساتھ تعاون کرنے پر لاگو ہوتے ہیں، یعنی ارتداد اور ملتِ اسلامیہ سے خروج کے احکام‘‘۔

(آخر میں شیخؒ تحریر کرتے ہیں:)

''کرۂ ارض کے مسلمانو! آگاہ رہو!

کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کی زبان اور ہاتھ سے مدد ونصرت کرنے کی بجائے اگر مسلمانوں کو اپنے گھروں سے نکالنے والے دشمنوں کی امداد کا مرتکب ہوگا یا ان کے ساتھ جنگ کرنے کی استطاعت رکھنے کے باوجود جنگ نہ کرے گا یا انگریزوں اور اہلِ فرانس کی اور ان کے حلیفوں اور ہمدردوں کی کسی بھی نوعیت کی امداد کا ارتکاب کرے گا، تو اگر اس کے بعد وہ نماز پڑھے گا تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی، وہ وضو، غسل یا تیمّم کر کے پاک ہونا چاہے گا تو اس کا یہ عمل قابلِ قبول نہیں ٹھیرے گا، وہ فرض یا نفل جو بھی روزے رکھے گا اس کے روزے باطل قرار پائیں گے، اس کا حج قبول نہیں ہوگا، وہ فرض زکوٰۃ ادا کرے گا یا صدقہ دے گا تو کچھ بھی قبول نہ کیا جائے گا، اس کی کسی بھی قسم کی عبادت لائقِ قبولیت نہیں ہوگی۔ ان میں سے کسی بھی کام کا اسے کوئی اجر نہیں ملے گا بلکہ الٹا وہ گنہ گار اور قابلِ مواخذہ ٹھہرے گا۔

پس ہر مسلمان اس بات سے خبردار رہے کہ وہ دین وایمان کے لئے تباہ کن اس راستے پر چل پڑے جو اس کی تمام عبادت کو غارت کردے اور اسے ارتداد کے جہنم میں لا گھسیٹے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے والا کوئی مسلمان اس راستے پر چل پڑے کیونکہ کسی بھی عبادت کی قبولیت کا واحد معیار ایمان ہے۔ یہ بات کسی بھی مسلمان سے پوشیدہ نہیں ہے اور کوئی بھی دو مسلمان اس کے بارے میں اختلاف نہیں رکھتے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ (المائدۃ:۵)

''جو کوئی کفر کا ارتکاب کرے گا اس کا عمل ضائع جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں ہو جائے گا''۔

﴿ وَ لَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾ (البقرہ:۲۱۷)

''یہ تم سے جنگ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو تمھیں تمھارے دین سے

پھیر دیں اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر گیا اور اس حال میں اسے موت نے آ لیا تو وہ کافر قرار پائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں غارت گئے۔ یہ آگ والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے‘‘۔

﴿ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ o فَتَرَی الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَةٌ فَعَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَیُصْبِحُوْا عَلٰی مَاۤ اَسَرُّوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِیْنَ o وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِیْنَ﴾ (مائدة: ۵۱-۵۳)

’’اے لوگو جو ایمان لائے ہو یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ۔ یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر انھی میں ہوگا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے وہ انھی میں دوڑ دھوپ کرتے پھرتے ہیں۔ کہتے ہیں ہمیں ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہم کسی مصیبت کے چکر میں نہ پھنس جائیں۔ مگر بعید نہیں کہ اللہ جب تمھیں فیصلہ کن فتح بخشے گا یا اپنی طرف سے کوئی اور بات ظاہر کرے گا تو یہ لوگ اپنے اس نفاق پر جسے یہ دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں نادم ہوں گے اور اس وقت اہلِ ایمان کہیں گے کیا یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کے نام سے کڑی کڑی قسمیں کھا کر یقین دلاتے تھے کہ ہم تمھارے ساتھ ہیں۔ ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے اور آخر کار یہ نامراد ہو کر رہے‘‘۔

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَی الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَ اَمْلٰی لَهُمْ o ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ o فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ o ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ o اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ o وَ لَوْ نَشَآءُ لَاَرَیْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ

اَعْمَالَکُمْ o وَ لَنَبْلُوَنَّکُمْ حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْکُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ نَبْلُوَا اَخْبَارَکُمْ o اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ شَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰی لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْئًا وَ سَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ o یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ o اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَ هُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ o فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْٓا اِلَی السَّلْمِ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَ اللّٰهُ مَعَکُمْ وَ لَنْ یَّتِرَکُمْ اَعْمَالَکُمْ﴾ (محمد: ۲۵۔۳۵)

''حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہدایت واضح ہو جانے کے بعد اس سے پھر گئے اور ان کے لئے شیطان نے اس روش کو سہل بنا دیا اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ ان کے لئے دراز کر رکھا ہے اسی لئے انھوں نے اللہ کے نازل کردہ دین کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ بعض معاملات میں ہم تمھاری مانیں گے۔ اللہ ان کی خفیہ باتیں خوب جانتا ہے۔ پھر اس وقت کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے اور ان کے منہ اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انھیں لے جائیں گے۔ یہ اسی لئے تو ہوگا کہ انھوں نے اس طریقے کی پیروی کی جو اللہ کو ناراض کرنے والا ہے اور اس کی رضا کا راستہ اختیار کرنا ناپسند کیا۔ اسی بناء پر اس نے ان کے سب اعمال ضائع کر دیئے۔ کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اللہ ان کے دلوں کی کھوٹ ظاہر نہیں کرے گا؟ ہم چاہیں تو انھیں تم کو آنکھوں سے دکھا دیں اور ان کے چہروں سے تم ان کو پہچان لو۔ مگر ان کے اندازِ کلام سے تو تم ان کو جان ہی لو گے۔ اللہ تم سب کے اعمال سے خوب واقف ہے۔ ہم ضرور تم لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں گے تاکہ تمھارے حالات کی جانچ کریں اور دیکھ لیں کہ تم میں مجاہد اور ثابت قدم کون ہیں۔ جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اور رسول سے جھگڑا کیا جب کہ ان پر راہ راست واضح ہو چکی تھی درحقیقت وہ اللہ کا کوئی نقصان بھی نہیں کر سکتے بلکہ اللہ ہی ان کا سب کیا کرایا غارت کر دے گا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو۔ کفر کرنے والوں اور راہ خدا سے روکنے والوں اور مرتے دم تک کفر پر جمے رہنے والوں کو تو اللہ ہرگز معاف نہ کرے گا۔ پس تم بودے نہ بنو اور صلح کی درخواست نہ کرو تم ہی غالب رہنے والے ہو۔ اللہ تمھارے ساتھ ہے اور تمھارے اعمال کو وہ ہرگز ضائع نہ کرے گا''۔

ہر مسلمان مرد و عورت جان لے!

وہ لوگ جو اپنے دین سے نکل کر دشمنوں کے مددگار بن جائیں ان کے ساتھ شادی کرنے والے کا رشتہء زوجیت باطل ہے، جس کی صحت کا دور دراز تک کوئی امکان نہیں ہے ایسے نکاح پر نکاح کے کوئی اثرات (احکام) لاگو نہ ہوں گے یعنی نسب، میراث وغیرہ سب باطل ہوں گے۔ اور جو کوئی ان سے پہلے سے رشتہء زوجیت میں منسلک ہے اس کا یہ رشتہ باطل ہو جائے گا۔ ان میں سے جو کوئی تائب ہو کر اپنے پروردگار اور اپنے دین کی طرف رجوع کر لے، اپنے دشمن کے ساتھ جنگ کرے اور اپنی امت کی نصرت و امداد کرے، تو چونکہ حالت ارتداد میں یہ اپنی اس بیوی کا جس کے ساتھ اس کی شادی ہوئی تھی شوہر باقی نہیں رہا تھا اس لئے ضروری ہے کہ توبہ کے بعد وہ اس کے ساتھ شرعی نکاح کا دوبارہ اہتمام کرے۔

کرہ زمین کے کسی بھی خطے سے تعلق رکھنے والی مسلمان خواتین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اچھی طرح یقین حاصل کرلیں کہ جن کو وہ اپنی عزتوں کا محافظ اور نگران بنانے چلی ہیں اور جن کے ساتھ وہ رشتہ ازدواج و مناکحت استوار کر رہی ہیں وہ کہیں اللہ اور رسول کے اس باغی گروہ سے تعلق تو نہیں رکھتے۔ ایسی صورت میں ان کا نکاح باطل ہو جائے گا اور وہ ایسے مردوں پر اس وقت تک حرام قرار پائیں گی جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کر کے اپنے طرز عمل کی اصلاح نہیں کر لیتے اور از سرِ نو ان کے ساتھ رشتہ مناکحت استوار نہیں کر لیتے۔

مسلمان خواتین جان لیں کہ!

جو بھی خاتون کسی ایسے فرد سے شادی پر رضا مند ہو جس کی ایسی صورت حال کا اسے علم ہو یا ایسی صورت حال جان لینے کے باوجود اس کے ساتھ رہنے پر پھر بھی راضی رہے تو وہ حالت ارتداد میں اس کے ساتھ شریک ہے۔ اس پر ارتداد کے وہی احکام نافذ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ اس سے کہ مسلمان خواتین اپنے لئے اور اپنی آنے والی نسلوں کے لئے اس پر رضا مند ہوں۔

آگاہ رہیے کہ یہ معاملہ اتنا آسان نہیں ہے۔ اگر چہ قانون کی نظر سے دشمنوں کے مددگاروں کا بچ جانا مشکل نہیں ہے، اگر چہ مجرموں کو بری ثابت کرنے کے بھی کئی حیلے بہانے تلاش کئے جا سکتے ہیں، توڑ مروڑ کر دلائل بھی پیش کئے جا سکتے ہیں مگر یاد رہے کہ امتِ مسلمہ اقامتِ دین حق کی ذمہ داری سے کسی صورت بھی سبک دوش نہیں ہو سکتی۔ دین حق کی نصرت کا فریضہ ہر حال میں اس پر عائد رہے گا۔ امت کے تمام افراد قیامت کے روز فرداً فرداً اللہ تعالیٰ کے سامنے اس ذمہ داری کی ادائیگی کے حوالے سے اپنے کردار

کے بارے میں جوابدہ ہوں گے۔

ہر فرد کو جان لینا چاہیئے کہ وہ خیانت کرنے والوں کی خیانت سے اپنے مذہب وملت کو کس طرح محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اپنی متاعِ دین وایمان کی حفاظت کس طرح کرسکتا ہے۔ کامیابی ونصرت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور وہ جس طرح چاہے اپنے بندوں کی نصرت فرما سکتا ہے‘‘۔

(کلمہءحق؛ص۱۲۶۔۱۲۷)

وصلى الله على النبي الأمي وعلى آله وصحبه أجمعين!

مطبوعاتِ حطین

☆ کفار سے براءت کا قرآنی عقیدہ	مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ
☆ مسلمانوں کے تعلقات کی اساس؛ لا الہ الا اللہ	سید قطب شہید رحمۃ اللہ علیہ
☆ چہروں کی نہیں، کفریہ نظام کی تبدیلی مقصود ہے!	قاری عبدالہادی
☆ من لی بھذا الخبیث؟ (کون ہے جو میری حُرمت کی خاطر اس خبیث سے نمٹے؟)	محمد مثنیٰ حسان
☆ یہ تہذیبی تصادم نہیں، صلیبی جنگ ہے!	مولانا ابو محمد یاسر
☆ جہاد فی سبیل اللہ کے اساسی مقاصد	محمد مثنیٰ حسان
☆ استاد المجاہدین؛ استاد یاسر کے ساتھ ادارۂ حطین کی گفتگو	مترجم: محمد مثنیٰ حسان
☆ اور فتح کی خبریں آنے لگیں!	قاری عبدالہادی
☆ درسِ حدیثِ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ	شیخ ابو عبداللہ حفظہ اللہ

زیرِ طباعت

☆ حکمرانوں کی قربت سے بچو!

(امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "ما رواه الأساطين في عدم المجيء إلى السلاطين" کا اردو ترجمہ) مترجم: مولانا عبید الرحمٰن

......ادارۂ حطین کی تمام مطبوعات اپنے قریبی کتب خانوں سے طلب کی جاسکتی ہیں!......

کفر اور کافروں سے دشمنی اور اہلِ ایمان سے وفاداری کا سبق ہمیں کتاب اللہ نے دیا ہے۔لیکن صد افسوس کہ آج اس سبق کو بالکلیہ فراموش کر دینے والوں کی کمی نہیں۔متاعِ دنیا کے لیے اپنا ایمان بیچ دینے کی یہ روایت کہاں سے چلی،اس کے بیان کا یہ موقع نہیں۔لیکن ماضی میں افراد ایمان فروشی کرتے تھے،اب پورے پورے لشکر چند ٹکوں کے عوض بک جاتے ہیں۔اگر صلیبیوں کی اتحادی (نا) پاک فوج،امریکی ڈالروں کی خاطر مسجد و مدرسہ کی حرمت پامال کرنے سے نہیں چوکتی تو یہ کوئی مقامِ حیرت نہیں کیونکہ اس سے قبل انھی کے بے ننگ و نام اسلاف نے پندرہ روپے ماہوار کی خاطر کعبہ پر گولیاں برسائی تھیں۔آیئے کفر کی وفادار سپاہ کا حقیقی چہرہ پہچانئے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:"ومن یتولھم منکم فانہ منھم"۔شیخ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ خلافتِ عثمانیہ کی طرف سے مصر کے قاضی مقرر تھے۔جب مصر پر برطانیہ کی صلیبی فوج نے حملہ کیا تو شیخ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ نے صلیبی فوج کا ساتھ دینے والوں کو کافر قرار دیا۔جو لوگ آج امریکی و مغربی صلیبیوں کا ساتھ دے رہے ہیں،انھیں چاہیئے کہ اس فتوے کی روشنی میں خود کو جانچ لیں۔یاد رہے کہ برطانیہ کے لیے مصر پر قبضے کا "اعزاز" رائل انڈین آرمی کے (کلمہ گو) فوجیوں کے حصے میں آیا تھا۔